کی نوک کو اوپر کے دانتوں کے اندر کی جانب داہنی طرف سے دانتوں کی جڑوں میں پھیرتا ہوا بائیں جانب اخیر تک لائے ۔ پھر بائیں جانب اندر کی طرف سے پھیرتا ہوا سب دانتوں کی جڑوں میں گھماتا ہوا داہنی جانب نیچے کی طرف اخیر تک لاکر ختم کردے ۔ بس ۔

اسی طرح جب ستارہ ٹوٹتے ہوئے دیکھے عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ دانت جڑ پکڑ جائیں گے ۔ راقم کے دانت چوٹ کے صدمہ سے ہل گئے تھے اس عمل سے اصلی حالت پر ہو گئے ۔ اور درد و نزلہ وغیرہ سے بھی بفضلہ امن رہتا ہے ۔ میرا ستر ہ سال سے اس پر عمل ہے ۔

(سید محمود علی)

شانِ رحمانیہ

(از ثناء اللہ صاحب شمیم گیاوی متعلم دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

اے فدایانِ شریعت حامیانِ علمِ دیں !! آپ کی خدمت میں کچھ کہنا ہے باصدق یقیں
مدرسہ رحمانیہ کا ہے کوئی ثانی کہیں ؟ خرمنِ تعلیم سے اکثر ہیں جس کے خوشہ چیں
علم و حکمت کا خزینہ ہے یہ پیارا مدرسہ
مدرسہ یہ مدرسہ یعنی ہمارا مدرسہ

"عبد رحمان" و "عطائ" نے ہے دیا جسکو وجود شرق سے تا غرب جس کا ہو گیا نام و نمود
جلتے ہیں اس کی ترقی دیکھکر اسکے حسود کون ہو مانع ترقی دے جسے ربِّ ودود
میں کروں تعریف مجھمیں تابِ گویائی کہاں
رُک گئی آکر یہاں افسوس خامہ کی زباں

قابلِ صد رشک ہو گا کیوں نہ اسکا یہ شباب ہیں نگہباں جبکہ اسکے حضرتِ "عبد الوہاب"
کیوں نہ ہو خورشید کے مانند اسکی آب و تاب علم کے گردوں پہ جب چمکا ہے بنکر آفتاب
مدرسہ کیا ہے یہ گویا علم و فن کی کان ہے
فی الحقیقت ملت ختم الرسل کی جان ہے

لائقِ صد رشک ہو کیونکر نہ یہ اپنا چمن سینچتے ہیں اپنے خوں سے اسکو جب استادِ فن
اس دعا پہ ختم کر تو اے شمیم اب یہ سخن رکھ انھیں قائم ہمیشہ اے خدائے ذو المنن
تا ابد یہ "مدرسہ رحمانیہ" قائم رہے
اور اس کا یہ جمالِ دلربا دائم رہے